اسلامی کونسل کے دو مسودہ ہائے قانون

مرکز علوم اسلامیہ منصورہ کی کمیٹی کا تبصرہ

(۱) مسودۂ قانونِ شفعہ

سیکرٹری کمیٹی کا خط:۔

بخدمت جناب جسٹس ڈاکٹر تنزیل الرحمن صاحب چیئرمین اسلامی نظریاتی کونسل، اسلام آباد

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہ۔ بحوالہ آپ کے نوٹیفکیشن نمبر ۳ (۲۲) /۸۰ آر سی آئی آئی مورخہ ۱۳ دسمبر ۱۹۸۰ء جس کے ذریعے مسودہ آرڈر ۱۹۸۰ء صدر مملکت کی منظوری سے رائے عامہ معلوم کرنے کے لیے مشتہر کیا گیا۔ اس پر تبصرہ ارسال خدمت ہے۔

مرکز علوم اسلامیہ منصورہ جہاں دینی مدارس سے فارغ التحصیل طلبہ کو سہ سالہ نصاب سے گذار کر درجۂ تخصیص کی تحصیل کرائی جاتی ہے، کے اساتذہ کرام مولانا قاضی عبدالرزاق خلیق صاحب اور شیخ الحدیث مولانا عبدالمالک صاحب نے مولانا ملک غلام علی صاحب سابق معاون خصوصی مولانا سیّد ابوالاعلیٰ مودودی مرحوم و مغفور، کی صدارت میں تین چار روزہ اجلاس میں شفعہ آرڈر ۱۹۸۰ء کے مسودہ کا بدقتِ نظر جائزہ لیا۔ راقم الحروف محمد اسلم سلیمی ایڈووکیٹ ہائی کورٹ نے اس کمیٹی کے سکرٹری کے طور پہ کام کیا۔ اس کمیٹی کی رائے حسب ذیل ہے:۔

کمیٹی کی رائے میں یہ بات بہت خوش آئند ہے کہ اسلامی نظریاتی کونسل نے دو اہم قوانین ـــــ

(پنجاب ایکٹ شفعہ مجریہ ۱۹۱۳ء (ایکٹ نمبر ۱ آف ۱۹۱۳ء) اور شمال مغربی صوبہ سرحد ایکٹ شفعہ مجریہ ۱۹۵۰ء (ایکٹ نمبر ۱۴ آف ۱۹۵۰ء) کو اسلامی اصولوں کے مطابق ڈھالنے میں بہت محنت سے کام لیا ہے اور بڑی حد تک ان قوانین کو قرآن و سنت پر مبنی اصولوں کے مطابق بنا دیا ہے۔ یہ کام لائقِ تحسین و ستائش ہے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ کونسل کے کارپردازوں کو جزائے خیر سے نوازے!

کمیٹی کی رائے میں یہ بات بھی پسندیدہ ہے کہ اس مسودے کو رسمی قانون بنائے جانے سے پہلے رائے عامہ معلوم کرنے کے لیے مشتہر کیا گیا ہے۔ یہ بات کونسل کی عالی ظرفی اور عالمانہ احتیاط و انکسار کی آئینہ دار ہے۔ یہ ایک اچھی مثال ہے اور اگر اس مثال کو آئندہ کے لیے نظیر بنا لیا جائے تو اس کے اچھے نتائج مرتب ہوں گے اور اس طرح جو قوانین نافذ کیے جائیں گے اُن کو ایک حد تک رائے عامہ کی تائید و حمایت اور اہل علم کا اعتماد حاصل ہوگا۔ البتہ کمیٹی کی رائے میں پندرہ دن کی میعاد بہت کم ہے۔ خاص طور پر جب کہ اس مسودے کی نقول ہر جگہ بآسانی میسر نہیں ہوتیں۔ اس کمیٹی کو اس کا تجربہ ہوا اور اسلام آباد اپنے ایک آدمی کو بھیجنے اور وہاں سے خاص طور پر اُن کو لے کر آنے کا انتظام کر کے اس مسودہ کی نقول اس کمیٹی کو ۲۴ دسمبر کو مل سکیں۔ اور اس پر غور اور اس کے جائزے کے لیے عملاً صرف تین دن ہی مل سکے۔ اس لیے کمیٹی کی رائے میں آئندہ اس مدت کو کم از کم ایک ماہ رکھا جائے تو بہتر ہوگا اور مسودہ کی نقول کم از کم صوبائی صدر مقام سے تو مل جانی چاہییں۔

نیز یہ امر بھی بے حد قابل قدر ہے کہ مسودہ ہائے قانون کی نقول ملک کی قومی زبان میں بھی مہیا کی گئی ہیں۔

کمیٹی کے ارکان نے شفعہ آرڈر ۱۹۸۰ء کی ایک مرتبہ تو انفرادی طور پر خواندگی کی۔ دوسری مرتبہ اجتماعی خواندگی کی گئی اور وہ چیزیں نوٹ کی گئیں جن پر فقہی کتب کا تفصیلی مطالعہ کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی۔

اس کے بعد ارکانِ کمیٹی نے فقہ کی متعلقہ کتابوں کا تحقیقی مطالعہ کر کے ان کتابوں کی موجودگی میں تیسری مرتبہ خواندگی کی اور درج ذیل نتیجے پر پہنچے۔

کمیٹی کی رائے میں یہ مسودہ بڑی حد تک فقہ اسلامی کے مطابق ہے۔ صرف ایک دفعہ نمبر ۱۷

فقہ حنفی کے خلاف محسوس ہوتی۔ کمیٹی کا خیال ہے کہ چونکہ پاکستان میں مسلمان شہریوں کی اکثریت حنفی المسلک ہے اس لیے قانونِ ملکی میں فقہ حنفی کا لحاظ کیا جانا ضروری ہے۔ فقہ حنفی کی رو سے شفیع کی موت (قبل از فیصلہ مقدمہ) سے حق شفعہ زائل ہو جاتا ہے۔ اس لیے کمیٹی کی رائے میں دفعہ ۱۷ کو تبدیل کر کے اس طرح کیا جائے۔

دفعہ ۱۷۔ شفیع کی موت کا اثر | اگر شفیع مقدمہ شفعہ کا فیصلہ ہونے سے پہلے فوت ہو جائے تو حقِ شفعہ باطل (زائل) ہو جائے گا کیونکہ یہ حق ذاتی ہے اور وراثت یا کسی اور کسی طریقے سے قابلِ انتقال نہیں ہے۔ البتہ مقدمہ کا فیصلہ ہو جانے کے بعد شفیع کی موت سے حق شفعہ باطل نہیں ہوگا۔ اور اس کے قانونی اور جائز ورثاء اجرائے ڈگری کرا سکیں گے۔

لیکن بائع یا مشتری کی موت سے شفعہ باطل نہیں ہوگا۔ اور ان کے ورثاء کو ان کے جانشین بنا لینے سے مقدمہ چلتا رہے گا۔ (ملاحظہ ہو ہدایہ: کتاب الشفعہ۔ باب ما یبطل بہ حق الشفعہ)

اس بڑی ترمیم کے علاوہ کمیٹی کی رائے میں چند جزوی اور لفظی ترامیم کی بھی ضرورت ہے۔

۱۔ دفعہ ۲ "تعریفات" کی شق ج۔ حق شفعہ کی تعریف میں آخر میں ..... "بذریعہ بیع حاصل کرنے کا" کے بعد "ترجیحی" کے الفاظ شامل کر لینے سے مفہوم زیادہ واضح ہو جائے گا۔ اس صورت میں یہ فقرہ یوں ہو جائے گا۔

...... بذریعہ بیع حاصل کرنے کا ترجیحی استحقاق رکھتا ہے۔

۲۔ دفعہ ۳ "توضیح" کی عبارت کا مفہوم درست ہی نہیں لائق تحسین ہے۔ البتہ اس کے آخر میں ...... "اسلامی اصولوں سے رہنمائی حاصل کریں گی جو قرآن و سنت میں مذکور ہیں"... کے بجائے اگر "پر مبنی ہیں" کر لیا جائے تو بات زیادہ واضح ہو جائے گی۔ "مذکور ہیں" کے الفاظ کا یہ مطلب نکالا جا سکتا ہے کہ قرآن یا حدیث میں سے نص صریح پیش کی جائے۔ "پر مبنی ہیں" کے الفاظ سے قرآن و سنت سے مستنبط احکام فقہ بھی پیش کیے جا سکتے ہیں۔ اور شفعہ کے معاملے میں اکثر و بیشتر احکام اصولِ فقہ ہی سے لیے گئے ہیں۔

۳۔ دفعہ ۶ کی تشریح میں نمبر ۳ پر "شفیع جار" کی تشریح میں کچھ الجھاؤ سا معلوم ہوتا ہے۔ اس کو کمیٹی کی رائے میں یوں لکھا جائے تو بات واضح ہو جائے گی۔

" شفیع جار" وہ شخص کہلاتا ہے جس کی مملوکہ جائیداد، مشفوعہ غیر منقولہ جائیداد سے متصل ہو اور اُسے اس بنا پر شفعہ کا حق حاصل ہو۔

۴ــــ دفعہ ۱۳ "حق شفعہ کے مطالبات" کی تشریح میں نمبر (۳) پر طلب اشہاد کی جو صورت بیان کی گئی ہے اس کی زبان میں بھی الجھاؤ معلوم ہوتا ہے۔ کمیٹی کی رائے میں اس کو درج ذیل صورت میں بیان کر دینے سے بات واضح ہو جاتی ہے۔

دفعہ ۱۳ - تشریح (۳)	اگر کسی شفیع نے ضمنی دفعہ (۲) کے تحت طلب مواثبت کیا ہو تو وہ

اس کے بعد امکانی حد تک کوئی تاخیر کیے بغیر طلب اشہاد کرے گا جس کی صورت یہ ہو گی:

۱- اگر جائیداد مبیعہ بائع کے قبضے میں ہو تو بائع کے پاس جا کر ..... یا

۲- بصورتِ دیگر مشتری کے پاس جا کر ..... یا پھر

۳- دو سچے گواہوں کی موجودگی میں جائیداد کی جائے وقوع پر طلب اشہاد کرے گا۔

(ملاحظہ ہو ہدایہ - کتاب الشفعہ - باب طلب الشفعہ)

۵ــــ دفعہ ۱۴ "سرپرست یا کارندہ کی طرف سے مطالبات کی تکمیل میں" میں "ناکام رہے" کے الفاظ مناسب معلوم نہیں ہوتے۔ ان کی جگہ "کے قابل نہ ہو" کے الفاظ تحریر کر دیے جائیں تو مفہوم بہتر طور پر واضح ہو جائے گا۔

اس دفعہ کی عبارت یوں پڑھی جائے:

۱۴- اگر کوئی شخص دفعہ ۱۳ کے تحت مطالبات پورے کرنے کے قابل نہ ہو تو اس کی طرف سے اس کا سرپرست یا کارندہ مطلوبہ مطالبات پورے کر سکتا ہے۔

۶ــــ دفعہ ۱۶ "شفعہ کے ذریعے حاصل کردہ اراضی" میں لفظ "اسے" کے بجائے "شفیع کو" لکھ دیا جائے تو بات واضح ہو جائے گی۔

۷ــــ دفعہ ۲۷ - "فروخت ہائے کی صورت میں برائے اغراض دعویٰ قیمت کا تعین کرنا" کے الفاظ میں بھی کچھ الجھاؤ سا معلوم ہوتا ہے۔ اس کو دور کرنا ضروری ہے۔ کمیٹی کی رائے میں اس دفعہ کو یوں تحریر کرنا مناسب ہو گا۔

۲۷ (۱) اگر مقدمہ شفعہ کی بنیاد کوئی بیع ہو اور اس صورت میں فریقین مقدمہ قیمت فروخت

پر متفق نہ ہوں تو عدالت پہلے یہ طے کرے گی کہ آیا بیع نامے یا دیگر کاغذات میں درج قیمت نیک نیتی سے مقرر یا ادا کی گئی ہے یا نہیں اور اگر عدالت یہ محسوس کرے کہ یہ قیمت نیک نیتی سے طے یا ادا نہیں کی گئی تھی تو عدالت فریقین سے قیمت کے مسئلے پر شہادت طلب کرے گی اور منجملہ دوسری شہادت کے عدالت کے سامنے بازاری قیمت جائیداد کے سلسلے میں قرائن کی شہادت بھی پیش کی جا سکے گی۔

۸ — (الف) دفعہ ۳۳ ۔ "دعویٰ شفعہ کی میعاد سماعت" کی شق ج میں صرف بیع کی صورت میں مشتری کے قبضہ کا ذکر کیا گیا ہے جب کہ ہبہ بالعوض یا بشرط عوض کی صورت کا ذکر اس میں نہیں ہے۔ (حالانکہ ہبہ بالعوض یا بشرط العوض کو بیع کی تعریف میں شمار کیا گیا ہے)۔

لہٰذا دفعہ ۳۳ کی شق ج میں درج ذیل عبارت کا اضافہ کیا جائے گا" ہبہ بالعوض یا ہبہ بشرطیکہ العوض کی صورت میں وہ تاریخ شمار ہوگی جس تاریخ پر ہبہ کے دونوں فریقوں نے ایک دوسرے کو مکمل قبضہ دے دیا ہو"

(ب) دفعہ ۳۳ کی شق (د) میں "اسے" سے مراد سمجھ میں نہیں آتی ۔ اسے کے بجائے مشتری/بائع کے الفاظ لکھنے مناسب ہوں گے ۔ اس شق کی عبارت پر از سر نو غور فرما لیا جائے اور براہ کرم اسے بالوضاحت لکھا جائے ۔

۹ — دفعہ نمبر ۳۸ — "آرڈر ہذا کی دفعات سے ملتے جلتے ذیلی امور" میں جو اصول دیا گیا ہے وہ قابل تحسین ہے۔ لیکن اس دفعہ میں بھی دفعہ نمبر ۳ کی طرح " قرآن و سنّت میں مذکور ہیں" کے بجائے "قرآن و سنّت پر مبنی ہیں" کے الفاظ درج کر لیے جائیں تو بہتر ہوگا ۔

کمیٹی مکرر یہ گذارش کرنا ضروری سمجھتی ہے کہ جرائم خلاف جسم انسانی (نماز قصاص و دیت) کے آرڈیننس ۱۹۸۰ء کے مسودۂ قانون پر تبصرہ کرنے کی مدت میں اضافہ کیا جائے ۔ کیونکہ :

الف ۔ اس مسودہ کی نقول بڑی مشکل سے ۲۴ دسمبر کو ملی ہیں اس لیے یہ وقت بہت مختصر ہے ۔

ب ۔ یہ قانون بہت اہم ہے اور مسودۂ قانون بہت ضخیم ہے ۔ اس وجہ سے یہ مزید مہلت کا متقاضی ہے ۔ اگر مزید پندرہ دن کی مہلت مل جائے تو کمیٹی اس پر اچھی طرح غور کر کے اپنی تجاویز پیش کر سکتی ہے ۔

وَمَا توفیقی اِلّا باللہِ العلی العظیم ۔

محمد اسلم سلیمی ۔ سیکرٹری کمیٹی ۔

(باقی)